بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۳ شعبان ۱۴۰۰ھ ۔ ۱۷ احسان ۱۳۵۹ ہش ۔ ۷ جون ۱۹۸۰ء	نمبر ۱۳۷

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھرالکلام

اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے ہمیشہ طبیعت میں نشاط اور خوشی رہتی ہے

کوئی ہم و غم پیدا بھی ہو تو اللہ تعالیٰ خارجی اسباب ان کے دور کرنے کے پیدا کر دیتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۞ (الرعد ۔ ۲۹)

ترجمہ:۔ سن رکھو کہ اللہ (تعالیٰ) کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (ترمذی)

ترجمہ:۔ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) بہترین ذکر کلمۂ توحید ہے۔ یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ اس کے عام معنے تو یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں۔ لیکن اس کی حقیقت اور فلاسفی یہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپکو اس کے سامنے یقین کرتا ہے، اس سے اس کے دل پر ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے وہ خوف اس کو مکروہات منہیات سے بچاتا ہے۔ اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اس پر نازل ہوتے ہیں اور وہ اس کو بشارتیں دیتے ہیں اور الہام کا دروازہ اس پر کھولا جاتا ہے۔ اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھ لیتا ہے اور اس کی وراء الوریٰ طاقتوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پھر اس کے دل پر کوئی ہم و غم نہیں آسکتا۔ اور طبیعت ہمیشہ ایک نشاط اور خوشی میں رہتی ہے اس لئے دوسرے مقام پر آیا ہے۔ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ اگر کوئی ہم و غم واقعہ بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے الہام سے اس کے لئے خارجی اسباب ان کے دور کرنے کے پیدا کر دیتا ہے یا خارق عادت صبر ان کو عطا کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ احسان / جون۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

پہلے سے طبیعت بہتر ہے مگر ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہے۔ بیماری کا کچھ اثر باقی ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو جلد از جلد صحت یابی عطا کرے۔ آپ کے عالمگیر مقاصد دینیہ میں روح القدس کی تائید سے نوازے آپ کو ہر دکھ تکلیف اور شر سے محفوظ رکھے۔ اور حامی و ناصر ہو آمین

ملاقاتیں تا اطلاع ثانی بند رہیں گی } حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کی خرابی اور مصروفیات کی وجہ سے حضور سے تا اطلاع ثانی ملاقاتیں بند رہیں گی۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

—● حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کل سے مزید خراب ہو گئی ہے۔ احباب کرام توجہ اور درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا کرے۔ اور بابرکت لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

—● مکرم مرزا عبد اللطیف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات گردوں میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور جہلم ہسپتال میں داخل ہیں۔ مکرم مرزا صاحب مخلص خادم سلسلہ ہیں۔ ان کی کوششوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ تربیتی کلاس میں ضلع گجرات کی مجلس کی حاضری میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ احباب کرام سے گزارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے اس نہائت مخلص بھائی کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ملک محمود احمد قائد علاقائی
راولپنڈی ڈویژن

—● میری اہلیہ ایران میں کار کے حادثہ میں سخت مجروح ہو گئی تھی۔ اب تک اس کے پانچ اپریشن ہو چکے ہیں۔ اب بھی پیٹ میں تکلیف ہے اور بخار ہے جس کی وجہ سے میں پردیس میں بہت پریشان ہوں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، تمام بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(ڈاکٹر تقی الدین)

—● میرے بیٹے عزیز ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب بقاپوری کو دل کا سخت دورہ ہوا ہے۔ اور بخار بھی ہے۔ فوجی ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب کی خدمت میں صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اپنی صحت کے لئے بھی درخواست دعا کرتی ہوں

والدہ ڈاکٹر محمد اسحاق بقاپوری

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی

روزنامہ الفضل ربوہ
۴؍شعبان ۱۴۰۰ھ
۱۷؍احسان ۱۳۵۹ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضمون نویسی کا ملکہ پیدا کریں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا شعبۂ تعلیم ہر سال مضمون نویسی کا ایک مقابلہ کراتا ہے جس میں اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والے خدام کو بالترتیب ۷۰۰ روپے، ۵۰۰ روپے اور ۳۰۰ روپے انعام دیا جاتا ہے۔ اس سال کے لئے مضمون کا عنوان "غزوہ احزاب" ہے جس کا حجم دس ہزار الفاظ رکھا گیا ہے اور اس کی وصولی کی آخری تاریخ ۳۱؍جولائی ۱۹۸۰ء ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو صلاحیتیں بخشی ہیں ان میں سے تحریر ایک نمایاں وصف ہے جس کے ذریعے سے انسان اپنا مافی الضمیر زیادہ سے زیادہ تعداد میں افراد تک پہنچا دیتا ہے۔ اس وصفِ انسانی کا ذکر قرآن کریم میں یوں آتا ہے:۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ (القلم: ۲-۳)

ترجمہ:۔ (ہم) قلم اور دوات کو اور اس کو جو ان (کے ذریعہ) سے لکھا جاتا ہے شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ تو (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں۔

یہاں پر قلم اور تحریر کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں پیش کیا گیا ہے چونکہ یہاں پر قلم اور دوات کا ذکر ہے اس لحاظ سے یہ باور کرنا کوئی مشکل نہیں کہ ہر لکھی ہوئی تحریر کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ تحریر اور قلم کی یہ سعادت اللہ تعالیٰ کا خاص فضل شمار کی جا سکتی ہے۔

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے جس قسم کے جہاد میں مصروف عمل کیا ہے اس میں قلم اور تحریر کا میدان بہت نمایاں اور وسیع ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ آج کی دنیا میں مذہب کی قبولیت کے لئے دلوں کو بدلا جانا شرط ہے۔ آج کل جسموں کو مطیع کرنے کا دور گذر چکا ہے اور جماعت احمدیہ کا ہمیشہ سے یہ طرز عمل رہا ہے کہ اصلاح و ارشاد کے کام میں تحریر اور قلم سے وسیع کام لیا جاتا ہے اور اسی ذریعہ سے دلوں تک پہنچا جاتا ہے۔

اس لحاظ سے ہر احمدی کو تحریر کے فن میں طاق ہونا چاہیئے تاکہ وہ ہر مکتبۂ فکر کے لوگوں کے سوالوں کے جوابات پُر زور طریق سے دے سکے اور ہر قسم کے لوگوں پر اسلام کی حقانیت واضح کر سکے۔ آج کا دور اس لحاظ سے جہاد بالقلم کا دور ہے اور آج کی دنیا میں دلوں کو مطیع و مسخر کرنے کے لئے اس پر عمل کرنا انتہائی ضروری اور لازمی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح موعود کو اور جن متعدد خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا ان میں پر ایک زبردست صلاحیت تحریر کی بھی دی ہے اور آپ کو سلطان القلم کے لقب سے نوازا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار فرمایا"
(تذکرہ صفحہ ۴۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی معجز نما تحریر کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں۔ کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے اور ہمیشہ میری تحریر گو عربی ہو یا اردو یا فارسی دو حصوں پر منقسم ہوتی ہے۔

(۱) ایک تو یہ کہ بڑی سہولت سے سلسلہ الفاظ اور معانی کا میرے سامنے آتا جاتا ہے...... دراصل وہ سلسلہ میری دماغی طاقت سے کچھ زیادہ نہیں ہوتا۔

(۲)...... دوسرا حصہ میری تحریر کا محض خارق عادت کے طور پر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جب میں مثلاً ایک عربی عبارت لکھتا ہوں اور سلسلہ عبارت میں بعض ایسے الفاظ کی حاجت پڑتی ہے کہ وہ مجھے معلوم نہیں ہیں تب ان کی نسبت خدا تعالیٰ کی وحی رہنمائی کرتی ہے اور وہ لفظ وحی متلو کی طرح روح القدس میرے دل میں ڈالتا ہے۔ اور زبان پر جاری کرتا ہے اور اس وقت میں اپنی حس سے غائب ہوتا ہوں مثلاً عربی عبارت کے سلسلۂ تحریر میں مجھے ایک لفظ کی ضرورت پڑی جو ٹھیک ٹھیک بسیاری عیال کا ترجمہ ہے اور وہ مجھے معلوم نہیں اور سلسلہ عبارت اس کا محتاج ہے تو فی الفور دل میں وحی متلو کی طرح لفظ "ضفف" ڈالا گیا جس کے معنے ہیں بسیاری عیال۔ یا مثلاً سلسلہ تحریر میں مجھے ایسے لفظ کی ضرورت ہوئی جس کے معنے ہیں غم و غصہ سے چپ ہو جانا اور مجھے وہ لفظ معلوم نہیں تو فی الفور دل میں وحی ہوئی کہ "وجوم" ایسا ہی عربی فقرات کا حال ہے۔ عربی تحریروں کے وقت میں صدہا بنے بنائے فقرات وحی متلو کی طرح دل پر وارد کرتے ہیں۔ یا یہ کہ کوئی فرشتہ ایک کاغذ پر لکھے ہوئے وہ فقرات دکھا دیتا ہے اور بعض فقرات آیات قرآنی ہوتے ہیں۔ یا ان کے مشابہ کچھ تھوڑے تصرف سے اور بعض اوقات کچھ مدت کے بعد پتہ لگتا ہے کہ فلاں عربی فقرہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بررنگ وحی متلو القاء ہوا تھا وہ فلاں کتاب میں موجود ہے۔ چونکہ ہر ایک چیز کا خدا مالک ہے اس لئے وہ یہ بھی اختیار رکھتا ہے کہ کوئی عمدہ فقرہ کسی بات کا یا کوئی عمدہ شعر کسی دیوان کا بطور وحی میرے دل پر نازل کرے۔"
(نزول المسیح صفحہ ۵۶-۵۷)

خدا کے اس پاک مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے زبان و قلم کی جس زبردست قوت سے نوازا تھا اس کی وجہ یہی تھی کہ دنیا کے روحانی مستقبل کا فیصلہ قلم کے ذریعہ ہی ہونا تھا اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کے احباب اور خصوصاً نوجوانوں کا یہ خصوصی وصف ہونا چاہیئے کہ وہ تحریر کے میدان کے بے مثل شہسوار ہوں اور قلم کی روانی ان کے گھر کی لونڈی ہو۔ اسی مقصد کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبۂ تعلیم نے خدام کے درمیان مضمون نویسی کا یہ مقابلہ رکھا ہے۔ تاکہ خدام کو زیادہ سے زیادہ مضامین لکھنے کی ترغیب ہو سکے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اس بارے میں اکثر خدام کو تحریک فرمایا کرتے تھے کہ خدام میں مضامین لکھنے کا مادہ زیادہ سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ حضور اس بارے میں یہاں تک تاکید فرماتے تھے کہ آپ نے خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں یہ لازمی حصہ قرار دیدیا کہ ہر خادم اپنے رسالہ کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھے۔ آپ نے فرمایا:۔

"ہر نوجوان کا یہ فرض قرار دو کہ وہ اس (خالد۔ ناقل) میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھے اور اگر کوئی خادم سال بھر میں بھی کچھ نہ لکھے تو اس کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ اس نے اپنے فرض کو ادا نہیں کیا۔"
(مشعل راہ صفحہ ۸۰۷)

حضور رضی اللہ عنہ نے خدام کو اور احباب جماعت کو مضامین لکھنے کی نہایت آسان اور سادہ ترکیب بھی بتائی۔ حضور نے فرمایا:۔

"خدام کا یہ فرض قرار دیا جائے کہ وہ اس رسالہ (خالد۔ ناقل) میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھیں جس طرح خدام سے خدمت خلق کا کام لیا جاتا ہے...... اسی طرح یہ بھی ان کے فرائض میں شامل ہو کہ انہوں نے اپنے رسالہ کے لئے یا الفضل اور الفرقان کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا ہے...... ضروری نہیں کہ کوئی علمی مضمون ہی ہو بلکہ خواہ اتنی ہی بات ہو کہ مجھے کھانسی ہے اگر کسی دوست کو کوئی نسخہ معلوم ہو تو مجھے بتایا جائے...... چاہے صرف اتنی ہی خبر ہو کہ میں مہاجر ہوں میرا فلاں بھائی نہیں ملتا۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ جب وہ ابتدا کر دے گا تو آہستہ آہستہ مضامین لکھنے کے متعلق اس کے اندر دلیری پیدا ہو جائے گی۔ یہ طریق جو میں نے تمہیں بتایا ہے یہ اتنا آسان ہے کہ خواہ کوئی کتنا ہی معمولی تعلیم یافتہ ہو بلکہ خواہ کوئی ان پڑھ ہو تو وہ بھی کچھ نہ کچھ لکھوا کر شائع کرا سکتا ہے۔ مثلاً یہی لکھوا دے کہ میں فلاں دن مسجد میں نماز پڑھنے گیا تھا کہ میری جوتی کسی نے اٹھالی۔ دوستوں کو اپنے جوتوں کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور انہیں کسی محفوظ جگہ پر رکھ کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ اس قسم کی معمولی باتوں کے لئے کسی بڑے علم یا تجربہ یا مشق کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پڑھے لکھے تو الگ رہے ان پڑھ بھی بڑے شوق سے اس میں حصہ لینا شروع کر دیں گے...... اگر تم پہلی دفعہ اس قسم کا مضمون لکھو گے اور وہ رسالہ یا اخبار میں چھپ جائے گا تو تمہیں خوشی ہوگی جیسے تمہیں بادشاہت مل گئی ہے پھر تم اور لکھو گے پھر اور لکھو گے۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ تم خوب لکھنے لگ جاؤ گے۔"

(فرمودہ ۷؍نومبر ۱۹۵۵ء۔ از رسالہ خالد نومبر ۱۹۵۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلیقِ آدم کا جزوی انکشاف

مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب، شیخوپورہ

(۲)

جنّ و انس:

سورۃ النساء کی پہلی آیت سے اشکال پیدا ہوتا تھا کہ نفسِ واحدہ اور رجال و نساء کی درمیانی جوڑوں والی مبینہ مخلوق کون سی ہے جس کو معین طور پر کوئی نام نہیں دیا گیا۔ نہ وہ نفسِ واحدہ کہلانے کی مستحق ہے کیونکہ وہ نفسِ واحدہ کی ہیئت جسمانی کے علی الرغم جوڑوں پر مشتمل ہے اور نہ وہ انسان کہلا سکتی ہے کیونکہ انسانی مخلوق کے رجال اور نساء کے الفاظ اس پر چسپاں نہیں ہیں۔ آخر وہ کس نام کی مستحق ہو سکتی ہے۔ اصل مضمون کی طرف لوٹنے سے پہلے اس عقدہ کا حل نہایت ضروری ہے اس عقدہ کا حل آیہ کریمہ

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ

(الحجر ع ۳)

میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تخلیقِ انسان سے قبل ہم نے جنّ مخلوق پیدا کی تھی جو ناری ہے۔ جن کا نام پڑھ کر دماغ پر حیرت طاری ہو جاتی ہے کہ وہ جن کیا تھے؟ اور انسان سے پہلے نفسِ واحدہ سے جنّ کیسے اور کیوں پیدا ہوئے اور پھر جنّ سے انسان کیسے پیدا ہوا؟ جبکہ جنّ و انس دو متضاد نوعیں اور جنسیں ہیں۔ ایک دوسری کے مخالف۔

بات یہ ہے کہ دنیا میں جنّ کے بارہ میں … خرافات قصے اور کہانیاں زبان زد عوام ہیں اور ان کا اثر لوگوں کے اذہان و قلوب پر پردہ ڈالے ہوئے ہے جس کے باعث وہ حقیقت تک پہنچنے سے معذور ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جن کوئی غیر مرئی مخلوق ہے جو بعض اوقات انسانی شکل میں سامنے آ جاتی ہے اور اس سے حیرت انگیز کام رونما ہوتے ہیں مگر یہ کہ یہی غیر مرئی جوڑوں والی مخلوق کا ذکر ہے جو نہ صرف مرئی تھی بلکہ اسی سے رجال و نساء کثیر تعداد میں پیدا ہوئے۔ غور کرنے سے سمجھ میں آتا ہے کہ قرآن مجید میں جنّ کا لفظ انسان کی بعض حالتوں پر مشتمل ہے اور مضمون ہذا میں ہمارا رشتہ سخن اسی مفہوم تک محدود رہے گا۔

انسان سے پہلی مخلوق جن کو ناری اس لئے کہا گیا ہے کہ اس وقت وہ جنگلوں میں وحشیانہ زندگی بسر کر رہا تھا اور درندوں کے خوف سے الگ مقامات میں قیام پذیر تھا سماجی زندگی سے ناواقف اور ہمدردی نوع کے جذبہ سے عاری تھا گو اس کی انسانی شکل ہی تھی مگر جوہر انسانیت اس میں اجاگر نہ ہوا تھا اس لئے نفسِ واحدہ کے طبعی طور پر اتمام پذیر ہو کر انسان پیدا کرنے پر قادر ہونے سے قبل نظریہ ارتقا کے تحت نفسِ واحدہ سے ایسی ہی نوع اور جنس کا پیدا ہونا لازم تھا جو نفسِ واحدہ اور انسانی مخلوق کے درمیان جنوں کی شبیہ و صفات کی حامل ہو۔ چنانچہ قدرتاً ایسا ہی ہوا۔ جنّ مخلوق جوڑے ہونے کے باعث نہ تو نفسِ واحدہ کی ذیل میں آ سکتے تھے اور جوہر انسانیت سے عاری ہونے کے باعث نہ وہ انسان کہلا سکتے تھے بلکہ ان کا وجود بین بین تھا جس سے آئندہ تخلیقِ انسان تدریجی طور پر مقدر تھی کیونکہ تخلیقِ انسان درجہ بدرجہ ہوتی چلی آئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نفسِ واحدہ سے اس کی بھاری بھرکم ہیئت جسمانی اور فطرت … کے باعث فوراً عظیم … کی وجہ سے یک لخت تخلیقِ انسان کا سانحہ طبعاً خلافِ دستورِ فطرت تھا کیونکہ انسان بننے کے لئے ضروری طور پر جنّ مخلوق پیدا کرنے سے دونوں انواع کو جوڑا گیا کیونکہ انسان بننے کے لئے ضروری تھا کہ وہ ہر دو رنگ کی صورت میں پیدا ہوں۔ دوسرے استعدادی طور پر انسان ایسے صفاتِ عالیہ افراد پیدا کرنے کی طرف ان کا میلان ہو اور وہ تعمیری کردار ادا کرنے اور ترقیاتی کاموں میں حصہ لینے کا بھی اہل ہو۔ اسی لئے نفسِ واحدہ اور انسان کے درمیان جنّ مخلوق ارتقائی عمل سے ارتقائی زینہ کے طور پر پیدا ہوئی جس کے ڈانڈے دونوں اطراف سے ملے ہوئے تھے اور اسی بنا پر طبعی ضرورت پورا کرنے میں وہ سیڑھی کا کام دینے لگی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ نفسِ واحدہ سے جن جوڑوں کے پیدا ہو جانے سے نفسِ واحدہ کی توانائی دو حصوں میں بٹ کر کمزور ہو گئی۔ نر و مادہ سے اور اس کی وحشت میں کمی آ جانے سے جنّ مخلوق میں بھی وحشت کا غلبہ اور دباؤ کم ہو کر انسانی فطرت مخلوق پیدا ہونے کی طرف جھک گیا کیونکہ تخلیق کا عمل اسی طرف رواں دواں تھا۔ لہٰذا ان کی حیاتی زندگی میں فطرتاً فرق پیدا ہو گیا جسے تخلیقِ انسان کے حق میں نوید قرار دیا جا سکتا ہے۔ عقلاً یہ نتیجہ نکالنا درست ہے کہ وہ جنّ مخلوق طبع و توانائی حیوانیت کے لحاظ سے نفسِ واحدہ سے یقیناً کمتر اور کمزور تر تھی۔

یہ پہلا طبعی اقدام تھا جو جنّ مخلوق کی طبعی پیدائش سے جنّ کو جسماً اور عادتاً نفسِ واحدہ سے دور لے گیا۔ زندگی کے لحاظ سے وہ نفسِ واحدہ سے دور اور الگ اور جسمانی شکل و شباہت میں پیدا ہونے والے انسان سے قریب تر پہنچی ہوئی مخلوق تھی۔ اور پھر جب وہ نوع طبعی طور پر ترقی پا کر تخلیقِ انسان کے فرض کی بجا آوری کے اہل ہوئی تو اس سے انسانی مخلوق پیدا ہو گئی جو لقب حیات کی آخری تدریجی کڑی ہے اور جوہر انسانیت کے باعث عقل و شعور کے کاموں میں جنوں سے فائق تر۔ اور ان میں تمدنی شعور، تعاونی روح اور سماجی ہمدردی کا جذبہ طبعاً ودیعت ہے۔

انسانی مخلوق کی رجال و نساء کی صورت میں دوسری بار پیدائش سے جنّ وحشت میں اور کمی آ گئی۔ اور ان کے عادات میں سماجی زندگی کی روح پیدا ہو گئی جو انسان کو جنوں سے بھی بہتر طور پر دے گئی۔ جس طرح پہلے دور میں جنّ نفسِ واحدہ سے دور چلے گئے تھے۔ چنانچہ انسان میں عقل و شعور اجاگر ہونا شروع ہوا اور اس کے چال ڈھال اور اطوار میں بھی فرق آ گیا جو نسلاً اس سے پہلی مردو جن میں عقل و شعور سے عاری تھیں۔ لہٰذا جوڑوں والی مخلوق کو جنّ کے نام سے متعارف کروایا گیا۔ جن و انس میں بنیادی فرق یہی ہے کہ انسان میں بندگی، اطاعت اور ہمدردی کا جذبہ پایا جاتا ہے اور اس کے برعکس جنّ میں سرکشی، طبعی آزادی، علیحدگی پسندی اور عدم تعاون کا۔ کیونکہ انسانیت کا متضاد پہلو سرکشی اور آزاد طبعی ہی ہو سکتا ہے اور انسانیت اجاگر ہونے سے پہلے نوع انسانی جنّ کی شکل میں اسی دور جہالت سے گزر رہی تھی۔ نہیں کہا جا سکتا کہ جنّ جوڑوں کا دور کتنے عرصہ اور کتنی منزلوں پر محیط رہا مگر جب وہ جوڑے مدت طبعی کو پہنچ کر انسان پیدا کرنے کے قابل ہوئے تو ان سے انسان ضعیف البنیان پیدا ہوا جو تخلیقِ انسانی کے منصوبہ کا طبعی تدریجی تقاضا تھا۔

لہٰذا قرآن مجید میں … جوڑوں پر جن کے نام کا تواتر الٰہی … میں ہے کہ شروع ان میں کوئی سماجی نظام قائم نہ ہوا تھا اور نہ وہ مل جل کر رہنے کے عادی تھے خواہ وہ بکلی انسان یا انسانی شکل سے ملتی جلتی مخلوق ہی کیوں نہ ہوں بس وہ اپنی جنگلی عادات اور وحشیانہ طرزِ زندگی کی بنا پر جنّ کہلائے۔ انسان کی متمدن نوع بھی جنّ ہی کہلا سکتی ہے کہ وہ شکل و صورت میں تو انسان ہی ہو مگر طور طریق اور عادات و کردار میں اس کے برعکس ہو اس لئے وہ جنّ مخلوق ہیئت کذائی کے لحاظ سے انسانی مخلوق سے الگ اور جنّ کہلانے کی مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی علم لطیف کی بنا پر اسے جنّ کے نام سے متعارف کروایا۔

تاریخی طور پر ممکن ہے وہ پہاڑی جن … کے غاروں۔ کھوہوں اور جنگلوں کی … میں رہنے والے لوگ ہوں سماجی زندگی سے سراسر ناواقف اور عقل و شعور سے کلیتہً عاری۔ ان میں تہذیب و تمدن کا نام تک نہ تھا۔ تخریب کاری ان کا شغل تھا۔ ابلیس کو بھی اسی بنا پر جنّ کا نام دیا گیا ہے کیونکہ اس نے امر الٰہی سے سرتابی کی۔ خلافتِ آدم کے ذکر میں ابلیس کا تصور اطاعت اور تعاون سے گریز کرنے والی ہستی ہی کا ہے۔

انسان کب اور کیسے معرضِ وجود میں آیا؟

نفسِ واحدہ کے بعد جن جوڑوں سے انسانی پیدائش کا انتشار ظاہر کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ فی الواقع نفسِ واحدہ کے بعد تیسرے دور میں انسانی تخلیق شروع ہوئی۔ سوال پیدا ہوتا ہے اگر نفسِ واحدہ سے انسانی تخلیق کا سلسلہ شروع ہوا تو کیا نفسِ واحدہ انسانی مخلوق میں شامل نہیں؟ مزید براں غیر انسانی ہستی سے انسانی پیدائش کیسے؟ نیز کیا جوڑوں والی مخلوق ہی انسانی زمرہ میں شمار نہیں ہوتی؟

لفظ انسان کے معنی پر غور کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ لفظ "انسان" دو انس والی ہستی کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی مرد و عورت دونوں کی طرف اول [illegible] دو انس ہیں۔ دوسرے ہر دو میں دو انس پائے جاتے ہیں۔ اپنی ذات کا اور دوسری ذات کا جو سماجی زندگی کے لئے ضروری ہیں اور انس دلالت کرتا ہے۔ آدمیت دانائی۔ دردمندی۔ رحمدلی وغیرہ انسانی اخلاق فاضلہ پر اس لئے وہ اس وقت انسان کہلایا جب نفسِ واحدہ سے دو انسوں والے۔ مرد و عورت کے جوڑے کی تخلیق شروع ہوئی۔

چونکہ یہ تعریف اس سے پہلے نفسِ واحدہ پر صادق نہیں آتی اس لئے نفسِ واحدہ کو انسان کی ذیل میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ نفسِ واحدہ اور انسان ہر دو الفاظ علیحدہ علیحدہ اطلاق کے متحمل ہیں وہ ایک دوسرے پر ہرگز اطلاق نہیں پا سکتے لہٰذا مطلب واضح ہے کہ نفسِ واحدہ کو جو اس کی جسمانی بناوٹ اور طرز زندگی کے غیر انسانی ہستی تصور کرنا پڑے گا کیونکہ ابھی اس میں جوہر انسانیت رونما نہ ہوا تھا اور نہ اس کی انسانی شکل تھی۔ اور یہی ماننا پڑے گا کہ انسان اس غیر انسانی ہستی سے پیدا ہوا جس میں نر و مادہ دونوں قوتیں اگرچہ بیک وقت موجود تھیں مگر انسانی ہستی سے برعکس ہونے کے باعث وہ انسان کہلانے سے بالا اور اپنی ذات میں انسان سے منفرد ہے۔

غیر انسانی ہستی سے انسان کیسے پیدا ہوا۔ وہ غیر انسانی ہستی کیا تھی اور وہ کیسے وجود میں آئی تھی اور تخلیق انسان کے بعد کیوں ختم ہو گئی؟ یہ تو تمام سوالات ہمارے اذہان میں پھر پیدا ہو جاتے ہیں۔

غور کیجئے سورۃ النساء کی پہلی آیت میں "رَبَّكُمُ" کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ انسانی پیدائش ربوبیت الٰہی کا نتیجہ ہے۔ چونکہ ربوبیت الٰہی کا سلسلہ ابتدائے کائنات سے جاری ہے۔ پس ربوبیت انسانی کا عمل ابتدائے ساتھ تخلیق کائنات سے ہی شروع ہو گیا تھا کیونکہ الٰہی صفت رب العالمین کے عمل کو قدامت اولیٰ حاصل ہے جو اپنے وقت پر ظہور پذیر ہو گئی۔

اس ضمن میں دوسرے سوال کا جواب آیا ربوبیت الٰہی میں نفسِ واحدہ کی ربوبیت شامل ہے؟ بالبداہت واضح ہے کیونکہ ربوبیت الٰہی کا دائرہ ہر عالم پر محیط ہے اور نفسِ واحدہ اس سے باہر نہیں رہا لہٰذا اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ نفسِ واحدہ بھی ربوبیت الٰہی کا ہی نتیجہ تھا۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ابتداء میں نفسِ واحدہ ایک مجسم تھا۔ چونکہ وہ نر و مادہ قوتوں سے فطرتاً "مجموع" تھا۔ نیز اس سے عمل تخلیق بھی ثابت ہے اس لئے اس کے دو ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ شاید اس جنس سے پہلے بشکل واحدہ ہی اولاد پیدا ہوتی رہی ہو جیسا کہ سائنسی تحقیق سے بھی عیاں ہے کہ انسان سے پہلے نر و مادہ کی بصورت نفسِ واحدہ تخلیق ہوتی رہی تھی اور اس کا سلسلہ تخلیق ارتقائی طور پر اتمام پذیر ہو جانے کے بعد اسی نفسِ واحدہ پہ ختم ہو گیا ہو جس سے پہلی جوڑوں والی جنس مخلوق کا سلسلہ شروع ہوا اور اس کے بعد نسبتاً بہترین جنس مخلوق کی پیدائش معرض وجود میں آ جانے سے نفسِ واحدہ کا عبوری وجود ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہو جیسے کہ [illegible] سے بعض انواع حیوانی کا ختم ہو جانا ثابت ہے۔

نیز سائنسی تحقیق یہ بھی اعلان کر رہی ہے کہ پہلے سارے براعظم ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے شاید اس وقت نفسِ واحدہ کی اولاد پہلے رفتہ رفتہ قریبی علاقوں میں پھیل گئی ہو۔ اس کے بعد مرور زمانہ سے براعظموں کے ایک دوسرے سے الگ ہو جانے سے نفسِ واحدہ کی جنس دوسرے براعظموں میں بود و باش کرنے پر مجبور ہو گئی ہو اور اس طرح یہ بھی ممکن ہے کہ پھر ہر براعظم میں نفسِ واحدہ کی جوڑوں والی اور پھر ان سے الگ مرد و زن کی تخلیق کا سلسلہ شروع ہو گیا ہو اور آئندہ اسی طرح عالم کون و مکان میں تزئید تخلیق کا عمل جاری رہا ہو کیونکہ سنت الٰہی کا بھی یہی تقاضا ہے کہ وہ ایک شے سے ابتدا کر کے اس کی اولاد کو کثرت میں تبدیل کر دیتی ہے۔ آیۂ کریمہ:

"خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ"

(النساء ع ۱)

میں ہر ملک اور براعظم کی انسانی مخلوق مخاطب ہے ممکن ہے ابتداءً ایسا ہی ہوا ہو۔

سائنسی تحقیق کی بنا پر غالب امکان یہی ہے کہ نفسِ واحدہ سے ملتی جلتی مخلوق روئے زمین پر پھیل گئی تھی اور پھر اس مخلوق سے جگہ جگہ نر و مادہ جوڑے پیدا ہوئے اور پھر بالفاظ دیگر ان جنسوں سے انسان پیدا ہوئے۔ تاریخ میں ایسے زمانوں کو پتھر کا زمانہ، دھات کا زمانہ کہہ کر تشبیہ دی گئی ہے پس نفسِ واحدہ عددی طور پر ساری دنیا میں اکیلا موجود نہ تھا بلکہ اس کی نوع اور جنس کے بے شمار نفوس واحد دنیا میں پھیلے ہوئے تھے اور لفظ نفسِ واحدہ ساری جنس کی طرف اشارہ کرتا ہے جیسے کہا جائے کہ مرد و عورت سے اولاد پیدا ہوتی ہے تو اس کا اشارہ ساری انسانی جنس کی طرف ہوگا نہ کہ کسی خاص جوڑے کی طرف۔ یعنی جزو سے کل کا مطلب لیا جائے گا۔ اسی طرح ساری دنیا میں انسانی مخلوق پھیل گئی ہوگی۔ یہ مشینی کام فطرتاً صرف ایک نفسِ واحدہ سے ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ نفسِ واحدہ کوئی مادی بے جان مشین نہ تھی جس سے مصنوعات Production کی دم بھر میں وقوع میں آ جاتی بلکہ وہ جاندار ہستی تھی جو مدت معینہ کے اندر طبعی طور پر ایک یا زائد بچے پیدا کرنے پر مجبور تھی۔ اکیلے نفسِ واحدہ سے انتشار فی الارض کا کام سرانجام نہیں پا سکتا۔

(باقی)

وقف عارضی اور ہماری ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جیسا کہ میں نے کہا ہے ہماری ذمہ داری ایک قائم رہنے والے اور وسعت اختیار کرنے والے تسلسل کو چاہتی ہے اس ذمہ داری میں عملاً ایک وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ شروع میں جس وقت کسی زمانہ میں ایک ہزار احمدی تھا تو ایک ہزار آدمی کو سنبھالنے کی ذمہ داری تھی اور جس وقت وہ ایک کروڑ کے قریب پہنچ رہا ہے۔ تو ایک کروڑ آدمی کو سنبھالنے کی ذمہ داری ہے۔ یہ اندرونی ذمہ داری ہے۔ اس حرکت میں شدت پیدا ہو رہی ہے۔ اور خدا کے فضل سے کامیابی ہو رہی ہے اور نظر آتا ہے کہ ہم اپنے مقصد کے بہت قریب آہستہ آہستہ جا رہے ہیں۔ وہ وسعت ہماری ذمہ داری کو بہت بڑھا رہی ہے اور یہ ذمہ داری ان لوگوں کے کندھوں پر ان لوگوں کے کندھوں پر جنہوں نے خود کو مہدی علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بشارتیں تھیں کہ اسلام اس زمانہ میں غالب آئے گا۔ مہدی علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہو کر یہ عہد کیا ہے کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دیں گے اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت کا ایک بڑا حصہ ہر لحاظ سے قربانیاں دے رہا ہے۔ جہاں تک وقف عارضی کا تعلق ہے اس میں پندرہ دن ایک خاص شکل میں قربانیاں دینے کا سوال ہے (وقف عارضی تو ہم نے نام رکھ دیا ہے) جانے والے بھی روحانی اور اخلاقی طور پر اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور جہاں ان کو بھیجا جاتا ہے وہ بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان کی طرف سے مجھے غالباً ہزاروں خطوط وصول ہو چکے ہیں کہ انہیں وقف عارضی کے وفود کے آنے سے اور ان کے ساتھ ملاپ کرنے سے اور ان سے باتیں کرنے سے اور ان کا نمونہ دیکھ کر بہت فائدہ پہنچا ہے۔ پس اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اب بھی بہت سے دوستوں کی طرف سے وقف عارضی کے وعدے آ رہے ہیں لیکن اس تعداد میں نہیں آ رہے جس تعداد میں آنے چاہئیں دوست اس طرف توجہ دیں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲؍ فروری ۱۹۷۸ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت [illegible] یافتہ دوستوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ دوران سال اپنی رخصتوں کے کم از کم ۱۵ دن ایک خاص شکل میں قربانی دینے کے لئے وقف کریں۔ خدا تعالیٰ اس کی توفیق بخشے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات میں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء کو

انعامی تمغے عطا کئے جانے کی تقریب کے بعض ایمان افروز کوائف

- ایک تاریخی تقریب۔
- سب سے جذباتی لمحہ۔
- "احمدی بچے چالاکی نہیں کرتے"۔
- احباب کا ذوق و شوق۔

نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طلباء کو طلائی تمغہ جات اور دیگر انعامات تقسیم کرنے کی تقریب جو ۱۳ر جون ۱۹۸۰ء کو مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوئی تاریخی اہمیت کی حامل تھی۔ کیونکہ یہ حضور ایدہ اللہ کے جاری کردہ عظیم الشان تعلیمی منصوبہ کا پہلا عملی اظہار تھا۔ اس لئے احباب ربوہ کئی دن سے اس تاریخی تقریب کے منتظر تھے۔ ربوہ کی مساجد میں کئی روز قبل اس تقریب میں شمولیت کے لئے اعلانات ہو رہے تھے۔

آج نماز جمعہ سے قبل اور بعد اس تقریب کے لئے اعلان ہوا۔ چنانچہ اہل ربوہ سورج ڈھلتے ہی جوق در جوق مسجد مبارک کی طرف روانہ ہو گئے اور نماز سے ایک گھنٹہ قبل ہی مسجد نمازیوں سے بھرنا شروع ہو گئی۔

حضور ایدہ اللہ نماز مغرب پڑھانے کے بعد آٹھ بج کر چار منٹ پر احباب کے درمیان رونق افروز ہوئے۔

حضور جب تقریب کا آغاز کرنے کے لئے کرسی پر تشریف فرما ہوئے تو بعض نوجوان دھیمی آواز میں ہلکی گفتگو/باتوں میں مصروف تھے اس پر حضور نے متبسم انداز میں ارشاد فرمایا:۔

"ہم نے تو آپ کی باتیں سن لیں اب آپ ہماری باتیں سنیں"۔

حضور کی اس آواز کے ساتھ ہی ہر طرف سکون ہو گیا۔ اور حافظ قاری عاشق حسین صاحب کی خوبصورت آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کی صدا مسجد میں گونجنے لگی۔

تلاوت سے قبل حضور کی نظر ایک فوٹوگرافر پر پڑی جو کہ اس تاریخی تقریب کو اپنے کیمرے میں محفوظ کر رہا تھا۔ یہ فوٹوگرافر حضور کے اور احباب جماعت کے درمیان حائل تھا۔ اس پر حضور نے فرمایا:۔

"تم دوسروں کے سامنے کھڑے نہیں ہو گے"۔

اس تقریب میں نظم پڑھنے کا فریضہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے ادا کیا۔ انہوں نے "محمود کی آمین" میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شیریں کلام کے چند بند خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

حضور نے تمغوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

اولمپک میں اوّل آنے والے کو سونے کا۔ دوم آنے والے کو چاندی کا اور سوم آنیوالے کو کانسی کا تمغہ دیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ:۔

تیسرے نمبر پر آنے والے کو کانسی کا تمغہ دینا میرے خیال میں بے عزتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ:۔

"مَیں یہ چاہتا تھا کہ اول، دوم، سوم سبھی کو سونے کے تمغے دیئے جائیں اگرچہ سونے کی مقدار پوزیشن کے اعتبار سے کم کر دی جایا کرے۔ مگر منتظمین نے اوّل کے لئے سونے کا دوم کے لئے چاندی کا اور سوم کے لئے کانسی کا تمغہ بنوا دیا جبکہ میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے آج بعض طلباء کو تمغے نہیں مل سکیں گے مگر ان کو ملیں گے ضرور اگرچہ بعد میں"۔

چنانچہ آج کی تقریب میں ساجد سلطان احمد کراچی۔ بشارت احمد کراچی اور عبدالقادر مبشر بھٹی صاحب کو تمغہ جات نہ مل سکے۔ تاہم ان کو حضور نے شرف مصافحہ اور معانقہ بخشا اور تفسیر صغیر کی جلدیں عنایت فرمائیں۔

اس تقریب کا سب سے جذباتی اور ایمان افروز لمحہ وہ تھا جبکہ حضور انعامات حاصل کرنے والے ذہین احمدی طلباء کو سینے سے لگا کر انہیں معانقہ کا شرف عطا فرما رہے اور زیر لب دعائیں کر رہے تھے۔ یقیناً ان ذہین طلباء کی قسمت پر ان کی آنے والی نسلیں فخر کیا کریں گی جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اپنے سینے سے لگا کر دعائیں دیں۔

نعیم الحق خاں کراچی جنہوں نے کراچی یونیورسٹی سے ایم۔ اے سائیکالوجی میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے کا نام پکارا گیا تو حضور نے فرمایا کہ:۔

"یہ قادیان کے نزدیک فیض اللہ چک کے مہاجر ہیں۔ دیکھو یہ لٹے پٹے یہاں آئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے کیسی کیسی برکات سے ان کو نواز دیا ہے"۔

حضور نے فرمایا کہ:۔

"تقسیم تمغہ جات کی آئندہ تقریب اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر اور امسال کی آخری تقریب جلسہ سالانہ پر ہوگی لیکن اگر کوئی طالب علم جس کا نتیجہ اجتماع سے پہلے نکل آیا ہے چالاکی سے اطلاع نہ کرے اور جلسہ سالانہ کی تقریب میں شامل ہونا چاہے تو اسے اس وقت تمغہ نہیں دیا جائے گا۔ کیونکہ میں اسے یہ کہوں گا کہ احمدی بچے چالاکی نہیں کیا کرتے"۔

حضور نے فرمایا کہ:۔

"یہ اس قسم کا پہلا اجتماع ہے ابھی تمغے حاصل کرنے والے طلباء بہت کم ہیں مگر انشاء اللہ بہت اور آگے آئیں گے"

حضور نے فرمایا کہ:۔

جب ہم پڑھا کرتے تھے تو ہمیں یہ بھی معلوم تھا کہ ہمارا امتحان کب ہوگا اور نتیجہ کب نکلے گا۔ مگر اب کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کب امتحان دے گا اور کب اس کا نتیجہ نکلے گا۔

حضور نے فرمایا کہ:

"اس کی وجہ یہ ہے کہ اب زمانہ بدل گیا ہے"۔

امتحانوں میں تاخیر کی وجہ سے طلباء کے قیمتی سال ضائع ہونے پر حضور نے افسوس کا اظہار فرمایا کہ نوجوان بچوں کی عمر ضائع ہو رہی ہے حضور نے فرمایا کہ:۔

"دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نوجوان نسل پر رحم کرے اور ان کے اوقات کے ضائع ہونے سے بچانے کے انتظامات ہونے کے سامان پیدا کرے۔ آمین"

یہ تقریب رات نو بج کر چار منٹ پر ختم ہوئی اور حضور نے دعا کروانے کے بعد ہاتھ بلند کر کے احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور واپس تشریف لے گئے۔

تقریب کے ختم ہوتے ہی نہایت جذباتی اور ایمان افروز منظر دیکھنے میں آیا۔ ہر طرف سے احباب انعام لینے والے ذہین طلباء پر ٹوٹ پڑے۔ ہر کسی کی خواہش تھی کہ ان سے مصافحہ کیا جائے اور اس سینے سے معانقہ کیا جائے جس سے حضور ایدہ اللہ کا سینہ مبارک مس ہوا ہے۔

انعام لینے والے طلباء کی معانقے کر کر کے پسلیاں دکھنے لگ گئیں۔ آخر مائیک پر مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی آواز گونجی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز عشاء پڑھانے کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ احباب صفیں بنا لیں۔ تب کہیں جا کر پُر جوش مصافحوں اور جذباتی معانقوں کا یہ سلسلہ ختم ہوا۔

ایک احمدی طالبہ محترمہ قدسیہ ناہید صاحبہ کا نام بھی انعامی فہرست میں شامل تھا۔ انہوں نے ایم۔ ایس۔ سی میں پنجاب یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن حاصل کی تھی مگر ان کے نتیجہ کا اعلان ۱۹۷۹ء میں ہوا تھا اس لئے وہ تمغہ کی مستحق نہ قرار پا سکیں۔

ضروری اعلان

اگلے سال (۸۱-۱۹۸۰ء) کا بجٹ یکم مئی ۱۹۸۰ء سے ۳۰ر جون ۱۹۸۱ء تک کا چودہ ماہ کا تیار کیا جائے۔ اور مئی اور جون ۱۹۸۰ء کا بجٹ جون کے آخر تک پورا کر دیا جائے۔

اور

وصول شدہ رقوم تیس ۳۰ جون ۱۱ بجے تک ربوہ میں داخل خزانہ کرا دی جائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام مجالسِ مذاکرہ

مورخہ ۱۸ر۲۵ شہادت بروز جمعہ ناظم صاحب مجلس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ کے زیر انتظام ضلع سیالکوٹ کے دو مقامات گھٹیالیاں اور کنجروڑ (تحصیل شکر گڑھ) میں مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔ جس کی مختصر رپورٹ مندرجہ ذیل ہے

(۱) **گھٹیالیاں:** ۱۸ ر شہادت بروز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ گھٹیالیاں تشریف لائے۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں نہایت اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی اور نہایت مؤثر انداز میں احباب کو تلقین کی کہ وہ اپنا اخلاقی اور روحانی امتیاز برقرار رکھیں۔ نماز جمعہ کے بعد آپ نے عہدیداران انصار اللہ سے خطاب فرمایا۔ نماز جمعہ میں ضلع سیالکوٹ کی ۲۴ جماعتوں اور مقامات سے دو ہزار احمدی احباب و خواتین نے شرکت کی۔

۵ بجے سہ پہر مجلس مذاکرہ کا انتظام کیا گیا جس میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی دو گھنٹے تک نہایت دلچسپ سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اور بالآخر دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(۲) **کنجروڑ (تحصیل شکر گڑھ):** مورخہ ۲۵ ر شہادت بروز جمعہ کنجروڑ میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا ورود مسعود ہوا۔ اس سے قبل ۹ بجے مالوکے بھگت میں احباب جماعت کی طرف سے منعقدہ تقریب میں آپ نے شرکت فرمائی جس میں سینکڑوں احمدی احباب و خواتین کے علاوہ غیر از جماعت معززین نے بھی شرکت فرمائی۔ اور سوال جواب کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ ۱۱/۲ بجے آپ نے نارووال میں چوہدری محمد رشید الور صاحب امیر حلقہ کے ہاں مختصر قیام فرمایا۔ اسی دوران کنجروڑ میں تربیتی اجلاس سے مولوی غلام باری صاحب سیف، مکرم مولوی محمد حسین صاحب، محترم سید کمال یوسف صاحب اور محترم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی گوجرانوالہ نے تقاریر کیں۔

کنجروڑ صدر محترم نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کی امتیازی شان بیان فرمائی۔

۴/۲ بجے سہ پہر مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا۔ احمدی احباب کے علاوہ سینکڑوں غیر از جماعت دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ دعوت طعام کے بعد دو گھنٹے تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اور صاحبزادہ صاحب موصوف نے نہایت مؤثر اور دلچسپ انداز میں ان کے جوابات دیئے بعد دعا تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس پروگرام میں ۳۰ مقامات کے سات سو سے زیادہ احمدی اور غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔ مکرم مقبول احمد خان صاحب امیر حلقہ اور ان کے دیگر منتظمین ساتھیوں نے نہایت محنت اور ذوق و شوق سے انتظامات کئے اور اس تقریب کو کامیاب بنایا۔

۷ بجے شام صدر محترم دو احباب جماعت میعادی نالوں کی درخواست پر میعادی نالو تشریف لے گئے جہاں آپ نے احباب جماعت سے فرداً فرداً ملاقات کی قیمتی نصائح سے نوازا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان تقاریب کے نہایت اچھے اثرات فرمائے آمین۔

(نصر اللہ خان ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

مطالعہ کتب

ماہ جون میں ممبراتِ لجنہ کے مطالعہ کے لئے ضرورت الامام یا فتح اسلام مقرر کی گئی ہیں۔ اجلاسوں میں اجتماعی مطالعہ کے علاوہ انفرادی مطالعہ بھی کیجئے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تعلیمی نصاب برائے مجالس

انصار اللہ بیرون پاکستان بابت ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء

قرآن کریم: (۱) مندرجہ ذیل سورتیں حفظ کی جائیں اور ان کا ترجمہ ذہن نشین کیا جائے:

الفاتحہ، اخلاص، الفلق، الناس، الفیل۔

(۲) سورۃ البقرہ کی پہلی سترہ آیات حفظ کی جائیں۔ اس کے علاوہ اگر ممکن ہو تو سورۃ الکہف کی ابتدائی اور آخری دس آیات حفظ کی جائیں۔

مطالعہ کتب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی ایک کتاب کا انگریزی ترجمہ۔

اشاعت لٹریچر: دوران سال دو عدد دو ورقہ ۱۰ ہزار کی تعداد میں شائع کیا جائے۔ مضامین کا انتخاب حسب ضرورت و حالات کر لیا جائے۔

نوٹ: اپنی کارگزاری کی رپورٹ مرکز میں ارسال کی جائے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال و ناصرات

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال ایک مقابلہ مضمون نویسی اطفال و ناصرات کا علمی و ادبی ذوق اجاگر کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ امسال اس مقابلہ کے لئے عنوان ہے۔ "سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ"

اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو بالترتیب دو سو، ڈیڑھ سو اور ایک سو روپے نقد بطور انعام دیئے جائیں گے۔

یہ مضمون کم از کم ۵ اور زیادہ سے زیادہ ۷ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو اور ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء تک اطفال الاحمدیہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔ پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء کو میرے چھوٹے بھائی عزیز سعادت احمد خاں کارکن دفتر امانت تحریک جدید۔ اچانک دل کے عارضہ سے وفات پا گئے تھے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کی وفات پر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت بڑی کثرت کے ساتھ اظہار تعزیت اور اظہار ہمدردی کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائے اور نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت فرمائی بیرون پاکستان سے بھی عزیزوں دوستوں اور بزرگوں کے تعزیت اور ہمدردی پر مشتمل خطوط بکثرت موصول ہوئے جو ہمارے غمگین دلوں کے لئے ڈھارس کا موجب بنے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے خاندان کے جملہ افراد کی طرف سے ان سب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہمیں اور بالخصوص سعادت احمد خاں مرحوم کی اہلیہ اور بچوں کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ خود ان کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو اور ہمیں آئندہ اس قسم کے صدمات سے محفوظ رکھے۔

(کرامت احمد خاں، دار الرحمت ربوہ)

واپسی پرچہ جات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ۔ مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچہ جات جلد ارسال فرمادیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصول ٹارگٹ کیلئے مسابقت الی الخیرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے چھیالیسویں سال کے لئے پندرہ لاکھ روپیہ کی بجائے اٹھارہ لاکھ روپیہ کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ بغرض دعا و فروغ جذبہ مسابقت الی الخیرات معاونین خصوصی کی ساتویں قسط ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

مکرم	چوہدری خلیل احمد صاحب	شہداد پور ضلع سانگھڑ	۱۱۴۸/-	روپے
"	بشیر احمد صاحب گوٹھ احمد پور	" "	۱۰۱۵/-	"
"	شریف احمد صاحب	" "	۱۰۱۵/-	"
"	علی احمد صاحب	" "	۱۰۱۵/-	"
"	عبدالحق صاحب	سانگھڑ شہر	۱۰۰۶/-	"
"	پیر فضل الرحمٰن صاحب	"	۱۰۰۵/-	"
"	چوہدری رفیق احمد، منیر احمد صاحبان	شہداد پور	۱۰۰۵/-	"
"	بشیر احمد صاحب کھپرو	ضلع سانگھڑ	۱۰۰۱/-	"
"	فرہاد احمد صاحب فتح پور	" "	۱۰۰۰/-	"
"	الطاف احمد صاحب جٹ بھائی	"	۱۰۰۰/-	"
"	ڈاکٹر شفاق احمد صاحب	" " "	۱۰۰۰/-	"
"	چوہدری مقصود احمد صاحب چک ۲۴/ر	" "	۶۰۰/-	"
"	خلیل احمد صاحب	" " "	۶۰۰/-	"
"	بشیر احمد صاحب شہداد پور	" "	۵۵۰/-	"
"	صوبیدار ملک نور محمد صاحب	سانگھڑ شہر	۵۰۵/-	"
"	چوہدری محمد شفیق صاحب	" "	۵۰۰/-	"
"	پیر خلیل الرحمٰن صاحب	" "	۵۰۰/-	"
"	چوہدری فرزند علی صاحب	فتح پور ضلع سانگھڑ	۵۰۰/-	"
"	نثار احمد صاحب جٹ بھائی	" "	۵۰۰/-	"
"	ممتاز احمد صاحب	گلاریچی ضلع بدین	۵۰۰/-	"
"	عبدالقدیر صاحب ناظر	ٹنڈو غلام علی "	۵۰۰/-	"
"	نورالدین صاحب	ٹنڈو باگو "	۵۰۰/-	"
"	خادم حسین صاحب	بدین شہر	۵۰۰/-	"
"	کرامت اللہ صاحب	" "	۵۰۰/-	"
"	ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب	ہالہ ضلع سانگھڑ	۵۰۰/-	"
"	چوہدری ممتاز احمد صاحب	نواں کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد	۵۰۰/-	"
"	حبیب اللہ صاحب	گوٹھ نذیر احمد " "	۵۰۰/-	"
"	محمد اسلم صاحب	گوٹھ گوندل " "	۵۰۰/-	"
"	اشفاق احمد صاحب	سنجر چانگ " "	۵۰۰/-	"
"	مبارک احمد صاحب	خدم " "	۵۰۰/-	"
"	صوبیدار عطا محمد صاحب	زمان مل حیدرآباد شہر	۵۰۰/-	"
"	ملک احمد خان صاحب	" "	۵۰۰/-	"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

(۱) میری ہمشیرہ فرخ سلطانہ کے ناک کا اپریشن بی وی ہسپتال بہاولپور میں ہونے والا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے اپریشن کو کامیاب بنائے اور عزیزہ کو جلد صحت یاب کرے آمین۔ (شیخ کرامت فاروقی ۲۵/ے دارالرحمت غربی ربوہ)

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ رحمت الٰہی صاحبہ اہلیہ مکرم ملک فضل دین صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا دو ماہ قبل آنکھ میں سفید موتیا آنے کی وجہ سے اپریشن کر دیا تھا مگر شوگر آنے کی وجہ سے نظر بحال نہیں ہو سکی۔ ڈاکٹروں نے دوبارہ اپریشن کروانے کا مشورہ دیا ہے۔ والدہ محترمہ کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے
(شمس الدین دارالذکر۔ علامہ اقبال روڈ لاہور ۵)

فضل عمر درس القرآن کلاس برائے طالبات

فضل عمر درس القرآن انشاء اللہ ۲۲ جون ۸ جولائی تک منعقد ہوگی اس میں داخلہ کے لئے لجنہ مرکزیہ نے ایک فارم چھپوایا ہے جو مرکز کو ربوہ پہنچ کر پُر کرنا ہوگا جن طالبات کے ساتھ نگران آئیں وہ آتے ہی اپنی طالبات سے فارم پُر کروا کے دفتر میں دے دیں۔

ربوہ کی طالبات ۳۰ جون تک فارم پُر کر کے دفتر میں دے دیں۔ ۳۰ کے بعد ربوہ کی کسی لڑکی کا نام داخل نہیں کیا جائے گا۔ گزشتہ سال بعض طالبات پڑھتی رہیں لیکن نام داخل نہیں کروایا۔ تمام عہدیداران حلقہ جات ربوہ اپنے اپنے حلقہ میں اعلان کر دیں کہ طالبات فارم ۳۰ جون سے پہلے لے کر پُر کر کے دفتر مرکزیہ کو دے دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم برکت اللہ صاحب ملک ایڈووکیٹ چیمبر ۱۳۹ ضلع کچہری ساہیوال نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ حکمت سلطانہ صاحبہ موصیہ ۱۷۰۲۳ وفات پا چکی ہیں قطعہ ۶/۱۲ واقعہ محلہ دارالیمن ربوہ رقبہ دو کنال میں سے ۱۰ مرلہ مرحومہ کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحومہ کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جن کو مرحومہ کا حصہ زمین ظفر اللہ ملک صاحب کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) حکیم دین صاحب موصی ۴۷۰۹ والد مرحوم (۲) نعیم اللہ صاحب پسر مرحوم موصی ۱۸۹۳۳ (۳) امۃ الحفیظ صاحبہ موصیہ ۱۸۰۷۵، (۴) نفیسہ متین صاحبہ موصیہ ۱۹۶۰۶ دختران مرحومہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۶/۱۲ میں سے حکمت سلطانہ صاحبہ کا حصہ زمین ظفر اللہ ملک صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے نانا جان مکرم ملک مظفر احمد صاحب آف گنج مغلپورہ لاہور ابن حضرت ڈاکٹر ظفر حسنؓ ۳۰ مئی بروز جمعۃ المبارک صبح ۳ بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی عمر ۷۲ سال تھی۔ صبح نماز تہجد کی تیاری کر رہے تھے کہ اپنے مولائے حقیقی کو پیارے ہو گئے۔ آپ موصی تھے اس لئے میت ربوہ لے جائی گئی جہاں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کروائی۔ آپ بڑے ملنسار خوش اخلاق اور سلسلہ کے فدائی تھے۔ آپ نے ۷ بیٹے اور ۴ بیٹیاں اور کثیر التعداد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

جملہ خادمین الفضل کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے

(نعیم احمد خالد ۳۵/۴ ڈیول لائین چک لالہ راولپنڈی)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی دعائیں حاصل کرنے کا طریق

ہر احمدی طالب علم حضور کو اپنے امتحان کے نتیجے سے اطلاع دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر فرمایا:۔

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا۔"

(الفضل ۲۹ر اپریل ۱۹۸۰ء)

رمضان کے لئے ضرورت ہے

بعض جماعتوں میں ماہ رمضان میں درس و تدریس اور تراویح پڑھانے کے لئے موزوں اصحاب کی ضرورت ہے جو احباب یہ خدمت سرانجام دے سکتے ہوں۔ وہ اپنی جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر ہذا کو اطلاع فرمادیں تاکہ ان کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جاسکے اسی طرح جن جماعتوں کو ضرورت ہو وہ بھی اپنی ضرورت سے مطلع فرمائیں۔

یاد رہے کہ یہ حفاظ کے لئے اعلان نہیں ہے۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

اشد ضروری فوری ضرورت

کئی بار الفضل میں اعلان ہو چکا ہے کہ فضل عمر ہسپتال کی گاڑی کے لئے ایک محنتی قابل مخلص احمدی ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ مگر ابھی تک کسی احمدی ڈرائیور کو اس کی توفیق نہیں ملی۔ لہٰذا پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ ایک اچھے محنتی قابل دیانتدار احمدی ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ انشاء اللہ معقول دی جائیگی چھوٹی گاڑی چلانے کا تجربہ رکھتا ہو۔ خواہشمند احباب فوری طور پر امیر یا پریذیڈنٹ سے تصدیق کرواکر درخواست لے کر خاکسار کو ہسپتال میں ملیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

تقریب نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۹ر جون ۱۹۸۰ء بروز دوشنبہ "بیت الفضل" اسلام آباد میں مغرب اور عشاء کی باجماعت نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور مجلس میں تشریف فرما ہوئے۔ اس بابرکت مجلس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت مکرم محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ مقیم اسلام آباد نے عزیز شیخ نسیم الرحمٰن سلمہ ابن مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب ڈپٹی سیکرٹری الیکشن کمیشن پاکستان کا نکاح عزیزہ بشریٰ خورشید سلمہا بنت مکرم شیخ محمد خورشید صاحب مرحوم آف ملتان کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ شیخ نسیم الرحمٰن سلمہ اور بشریٰ خورشید سلمہا محترم شیخ عبدالرحمٰن صاحب ابن حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور نواسی ہیں۔ نکاح کے وقت اپنی نواسی کی ولایت کے فرائض آپ ہی نے ادا کئے۔ اعلان نکاح کے بعد مکرم محمد شفیع صاحب اشرف نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

نئے وعدے کرنے والوں کے لئے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں جو احباب اور بہنیں اب نئے وعدے کر رہے ہیں۔ ان کے علم کے لئے یہ اعلان ہے کہ انہوں نے اپنے وعدہ کا ہر سال ۱/۹ حصہ ادا کرنا ہوگا۔ یعنی اگر کسی کا وعدہ ۹۰۰۰ روپے کا ہو۔ تو انہوں نے ہر سال ایک ہزار ادا کرنا ہوگا۔ اسے نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مکرم ایم۔ اے قادر آف زگون انتقال کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ہمارے پرانے احمدی دوست مکرم ایم۔ اے قادر صاحب آف زگون برما محض ۲/۳ دن کی مختصر علالت کے بعد بعمر ۶۸ سال ۱۷ر مئی بروز سنیچر صبح ۱/۲ ۶ بجے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے جنگ عظیم دوم کے درمیان ۱۹۴۲ء/۱۹۴۳ء میں بیعت کی تھی۔ جماعتی لٹریچر سے خوب واقف تھے۔ اچھے مقرر تھے اور تامل زبان کے اچھے مضمون نگار بھی تھے۔ قیمتی نسخے کو تازہ رکھنے اور اپنی تقاریر میں بیان کرنے کا خوب ملکہ تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے خاص عقیدت تھی۔ قادیان اور ربوہ کی زیارت کر چکے تھے۔ برمی زبان میں خطوط لکھنے میں ان کا کوئی ہم پلہ نہ تھا۔ سیرت مسیح موعودؑ جو کہ پہلے برمی میں طبع ہو چکی تھی اس کا تامل میں ترجمہ کر رہے تھے۔ اور چند اقساط مولانا محمد عمر صاحب کو مدراس بھجوا چکے تھے۔ انکی نیت تھی کہ ان کے خرچ پر کتابی شکل میں طبع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ احباب جماعت سے ان کے اور ان کے اہل وعیال کے لئے درخواست دعا ہے۔

خواجہ بشیر احمد زگون۔ برما

نظام ہضم کی کیورز (CURES)

ANEMIA CURE	کمی خون کیور
APPENDIX CURE	اپنڈے سائٹس کیور
CONSTIPATION CURE	پرانی قبض کیور
DYSENTERY CURE	پرانی پیچش کیور
JAUNDICE CURE	یرقان کیور
PILES CURE	بواسیر کیور
WORMS CURE	پیٹ کے کیڑوں کی کیور

فی کیور -/۱۵ ڈاک خرچ -/۵ روپے
ایک سو گیارہ کیورز (CURES) کا مفصل لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس گول بازار ربوہ۔ فون: ۶۰۷/۶۰۶

پیٹ اور کولہوں کا موٹاپا دور کرتی ہے۔ بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اس کے استعمال سے پیٹ اندر چلا جاتا ہے۔
قیمت پیٹی -/۹۵ روپے
معلوماتی لٹریچر -/۲ روپے

پیٹ چھوٹا کرنیوالی پیٹی

شیخ عنایت اللہ انار کلی لاہور
فون: 54281

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴